وقار ملا۔ اچھے منصب ملے قوم کی قیادت کا موقعہ ملا۔ ایسے اسلام کی بنیادی زبان کے خلاف شرانگیزی کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔

کس قدر دوغلا پن ہے۔ کہ ایک طرف فرقہ واریت کا شور مچایا جاتا ہے۔ گروہ بندی کا شکوہ کیا جاتا ہے۔ جب انہیں اس کا حقیقی حل بتایا جائے کہ اپنے بچوں اور نوجوان نسل کو عربی پڑھاؤ تاکہ یہ براہ راست قرآن وحدیث کو سمجھ سکیں۔ اور گمراہ کن اور فرقہ واریت پھیلانے والے لوگوں سے بچ جائیں۔ تو اس وقت ایسا اقدام نہیں اٹھاتے۔ الٹا عربی زبان کی تدریس کی مخالفت کرتے ہیں۔ پھر انہیں کیا حق حاصل ہے کہ وہ علماء کرام سے شکوے کریں۔

تحریک انصاف کی موجودہ صوبائی حکومت سے گذارش ہے کہ وہ اس فیصلے پر نظر ثانی کریں اور سپریم کورٹ سے دوبارہ رجوع کریں عربی زبان کو لازمی مضامین کی فہرست میں شامل کریں۔ اس سے بہت فائدہ حاصل ہوگا۔ خیر وبرکت کے ساتھ نوجوانوں میں دینی شعور آئے گا۔ نیز فرقہ واریت کے خاتمے میں بہت مدد ملے گی۔ ان شاء اللہ

دینی مدارس کے مسائل ۔۔۔ اور وزیر اعظم پاکستان!

2018ء کے عام انتخابات میں تحریک انصاف سادہ اکثریت کے ساتھ حکومت بنانے میں کامیاب ہوگئی تحریک انصاف کے چیئرمین عمران خان وزارت عظمٰی کے منصب پر جلوہ افروز ہوئے انہوں نے اپنے ایک خطاب میں بہت سے قومی مسائل کا ذکر کیا اور عوام کو یقین دلایا کہ وہ ان کو حل کرنے میں تمام وسائل بروئے کار لائیں گے انہوں نے اپنے خطاب میں دینی مدارس کا بھی ذکر کیا۔ اور فرمایا کہ ان مدارس میں پچیس لاکھ بچے زیر تعلیم ہیں یہ بھی قوم کے بچے ہیں ہم ان کے مسائل ترجیحی بنیاد پر حل کریں گے۔

اس ضمن میں 3 اکتوبر 2018ء کی سہ پہر چار بجے وزیر اعظم سیکرٹریٹ میں اتحاد تنظیمات مدارس کے قائدین اور وزیر اعظم پاکستان کے درمیان ملاقات کا اہتمام کیا گیا تلاوت کی سعادت قاری محمد حنیف جالندھری نے حاصل کی۔ اس کے بعد اتحاد تنظیمات مدارس کے سیکرٹری جنرل جناب مفتی منیب الرحمٰن نے وزیر اعظم اور دیگر وزراء کا شکریہ ادا کیا اور دینی مدارس

کو درپیش مسائل کا اجمالی تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ سابقہ ادوار میں بھی حکومتوں نے مدارس کے مسائل کو حل کرنے کا وعدہ کیا لیکن یہ مسائل کبھی منطقی انجام کو نہ پہنچے۔انہوں نے کہا کہ ہماری تنظیم اور وفاق کی جاری کردہ آخری سند ''الشہادۃ العالیہ'' کو ایم اے کا درجہ حاصل ہے۔مگر نچلی اسناد قبول نہیں۔ ہمارا اولین تقاضا یہ رہا ہے کہ ہماری سند ثانویہ عامہ اور ثانویہ خاصہ کو بالترتیب میٹرک اور ایف اے کے مساوی تسلیم کیا جائے۔اس کے لیے وہ لازمی مضامین جو میٹرک اور ایف اے میں ہیں ہم نصاب میں شامل کرنے کو تیار ہیں۔اور ہمارے وفاق اور تنظیم کو باقاعدہ بورڈ کا درجہ دے دیا جائے۔تو بڑی حد تک ہمارے مسائل حل ہو جائیں گے اور مدارس کے طلبہ قومی دھارے میں آ جائیں گے۔ اور شہادۃ العالیہ بی اے کے برابر تسلیم کی جانی چاہیے۔انہوں نے بتایا کہ گذشتہ حکومت کے ساتھ ہونے والے مذاکرات میں بہت پیش رفت ہوئی ہے لہٰذا بات وہاں سے شروع کی جانی چاہیے۔تاکہ وقت ضائع نہ ہو۔انہوں نے وضاحت کی کہ مدارس کا کوئی سیاسی ایجنڈا نہیں ہے۔یہ خالص تعلیمی ادارے ہیں ان کے بعد قاری محمد حنیف جالندھری نے بھی ترتیب وار مسائل بیان کیے۔

انہوں نے کہا کہ ہمارے وفاق المدارس وفاقی ادارے ہیں چونکہ کراچی سے بلتستان تک تمام مدارس اپنے اپنے مسلک کے ساتھ منسلک ہیں لہٰذا ان کے مسائل بھی وفاق کی سطح پر حل کیے جائیں جیسے فیڈرل بورڈ کا معاملہ ہے یہ صوبائی سبجیکٹ نہیں ہے۔

دوسرا اہم مسئلہ مدارس کی رجسٹریشن کا ہے اب تاثر یہ ہے کہ مدارس رجسٹرڈ نہیں ہونا چاہتے۔جبکہ معاملہ اس کے برعکس ہے۔صوبائی حکومتیں آئے دن رجسٹریشن کا طریقہ کار اور فارم تبدیل کر دیتی ہیں اور یہ معاملہ تمام صوبوں میں مختلف فیہ ہے۔مثلاً صوبہ پنجاب نے گذشتہ دنوں الگ چیرٹی بل پاس کیا ہے اور مدرسہ چونکہ چندہ جمع کرتے ہیں لہٰذا ان کی رجسٹریشن بھی چیرٹی کمیشن کرے گا۔جبکہ یہ کمیشن ابھی تک بن نہیں سکا۔

ہماری تجویز ہے کہ مدارس کی رجسٹریشن وزارت تعلیم کے سپرد کی جائے اور اس فارمولے کے مطابق ہو۔ جو پرویز مشرف کے عہد میں طے ہوا۔ جس کے لیے

1860 ایکٹ میں ترمیم کی گئی اور سیکشن 21 کا اضافہ کیا گیا۔ تیسرا اہم مسئلہ مدارس کے بارے میں مختلف ایجنسیاں معلومات جمع کرتی ہیں جن کے پاس مختلف فارم ہیں۔اس سلسلے میں ہم نے وزارت داخلہ سے مل کر ایک ڈیٹا فارم تشکیل دیا یہ فارم ہم سال کے آغاز پر کسی ایک محکمہ میں جمع کرا دیں گے۔جن کو معلومات درکار ہوں وہ اس ادارے سے رجوع کر لے۔ چوتھا مسئلہ مدارس اور سکول کے نصاب کو یکساں کرنے کے بارے میں ہے اس کے لیے ہم تیار ہیں۔لہٰذا ٹاسک فورس میں مدارس کی نمائندگی کو بڑھائیں دو نمائندے پہلے شامل ہیں تین کا اضافہ فرما دیں۔ پانچواں مسئلہ مدارس کے بینک اکاؤنٹ ہیں۔مدارس اپنی فنڈنگ کہاں جمع کریں۔ نیز انہیں آڈٹ کرانے میں بہت مشکلات پیش آتی ہیں لہٰذا یہ مسئلہ بھی ترجیحات میں شامل کریں چھٹا مسئلہ غیر ملکی طلبہ کا ہے انہیں تعلیمی ویزے جاری نہیں کیے جاتے اور جو طلبہ موجود ہیں ان کو بھی کافی مشکلات ہیں ساتواں مسئلہ قربانی کی کھالوں کا ہے۔ یہ عجیب مشکل ہے کہ ہر سال یہ NOC لینا ہوتا ہے ایسے مدارس جو کہ اچھی شہرت رکھتے ہیں انہیں بھی NOC نہیں دیا گیا اور بعض جگہ بزرگ اساتذہ کے خلاف مقدمات درج ہوئے۔اور انہیں سال سال قید اور چار لاکھ جرمانہ کیا گیا۔ آٹھواں مسئلہ عربی زبان کو لازمی مضمون کی حیثیت دینا ہے لیکن سپریم کورٹ نے اس پر پابندی عائد کر دی ہے۔ یہ بہت سنجیدہ مسئلہ ہے ہمارا مکمل دین عربی میں ہے لہٰذا عربی زبان سیکھنا ایک مسلمان کا بنیادی حق ہے اس پابندی کو ختم کرائیں۔نواں مسئلہ سکولز کی سطح پر ناظرہ اور قرآن حکیم کے ترجمے کا ہے۔اس پر بہت پیش رفت ہو چکی ہے لہٰذا اسے فوراً نافذ کیا جائے۔ دسواں مسئلہ مدارس کے ساتھ مالی تعاون کا ہے۔ آپ اگر مدارس کے ساتھ تعاون کرنا چاہیں تو آسان طریقہ یہ ہے۔

کہ ان کے یوٹیلٹی بل معاف کر دیں۔اگر ایسا ممکن نہ ہو تو کم از کم اس پر ٹیکس ختم کر دیں۔ گیارواں مسئلہ یہ ہے کہ ایک ایسی کمیٹی بنا دیں۔جس میں وزیر تعلیم، وزیر مذہبی امور اور تمام وفاق کا ایک ایک نمائندہ ہو اور دو ماہ میں یہ مسائل حل کر دیں۔

اس موقع پر دیگر نمائندوں نے بھی ان مسائل اور ان کے حل کرنے میں

قائدین کے خیالات کی تائید کی اور کہا۔ کہ دینی مدارس میں زیر تعلیم طلبہ کو اگر قومی دھارے میں لانا ہے تو ان کے وفاق کو بورڈ کا درجہ دیں اور نچلی اسناد کو بھی منظور کیا جائے۔

آخر میں وزیر اعظم نے تمام علماء اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ میں نے مدارس کے نظام کو بہت قریب سے دیکھا ہے۔ میں دل سے ان کی قدر کرتا ہوں۔ یہ میرے لیے بہت حیران کن بات ہے کہ ایک ملک میں مختلف نظام تعلیم کام کر رہے ہیں۔ یہ کیسے چل سکتے ہیں۔ اگر ہم نے ایک قوم بنانی ہے تو ایک نظام تعلیم لانا ہوگا۔ انہوں نے برطانیہ کی مثال دی۔ کہ ان کے ہاں ایک نظام ہے لہٰذا معاشرہ میں تفریق موجود نہیں یہی وجہ ہے کہ وہاں غریب کے بچے بھی اعلیٰ تعلیم کے بعد بڑے منصب پر آ جاتے ہیں جیسے لندن کا میئر محمد صادق اور وزیر داخلہ جاوید اقبال ہے انہوں نے کہاں کسی بھی قوم کے لیے ترقی کا راستہ میرٹ اور عدالتی انصاف ہوتا ہے۔ جہاں یہ چیزیں موجود ہوں وہ قوم بہت مضبوط ہوتی ہے۔

انہوں نے کہا میری خواہش ہے کہ مدارس ترقی کریں۔ اعلیٰ تعلیم دیں۔ میرے اوپر کوئی بیرونی پریشر نہیں ہے۔ لہٰذا ہم ایک سلیبس بنائیں گے انہوں نے اس بات پر تعجب کا اظہار کیا کہ بعض لوگ مدارس کو دہشت گردی کا سبب قرار دیتے ہیں ان کو کنٹرول کرو دہشت گردی ختم ہو جائے گی انہوں نے فرمایا یہ بالکل غلط بات ہے مدرسہ ایک بہت بڑا رفاہی ادارہ ہے۔ ہم ان پر کنٹرول کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے رجسٹریشن کا طریقہ کار آسان بنائیں گے۔ مدارس کے طلبہ کو ہم میدان عمل میں لائیں گے۔ ان کی ہر ممکن مدد کریں گے۔

مجموعی اعتبار سے یہ اجلاس بہت خوشگوار ماحول میں ہوا۔ اور ہمیں حسن ظن ہے کہ موجودہ حکومت پوری سنجیدگی کے ساتھ مدارس کے مسائل کو حل کرے گی اجلاس میں ناظم اعلیٰ وفاق المدارس السلفیہ مولانا محمد یٰسین ظفر' صدر تنظیم المدارس مفتی منیب الرحمٰن' ناظم وفاق المدارس عربیہ قاری محمد حنیف جالندھری' صدر رابطہ مولانا عبدالمالک' نائب صدر وفاق المدارس الشیعہ قاضی نیاز حسین نقوی کے علاوہ مولانا انوار الحق' مولانا عبدالمصطفیٰ ہزاروی ڈاکٹر عطاء الرحمٰن شامل تھے۔